احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 6- جنوری 2000ء - 28 رمضان 1420 ہجری- 6 صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر5

عید کا طریق

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن گھر سے نکلے- عید کی دو رکعات پڑھائیں- نہ ان سے پہلے نفل پڑھے نہ بعد-

(بخاری کتاب العیدین باب الصلوٰۃ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے وقت پہلے نماز پڑھاتے اور اس کے بعد خطبہ دیتے- عیدین کیلئے اذان نہیں دی جاتی تھی-

(بخاری کتاب العیدین باب المشی والرکوب)

آؤ ہم ایک اور قسم کی عید منائیں۔

اپنی عید کی خوشیوں میں غریبوں کو بھی شامل کریں- یہی رمضان کا سبق ہے

اس سے آپ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ہیچ نظر آئیں گی

عید میں لذت پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات

حضور نے خطبہ عید الفطر 12- جولائی 83ء میں فرمایا-

"آج میں نے سوچا کہ میں احباب جماعت کو بتاؤں کہ بات کیا ہے- کیوں ان کی عید بور ہوتی ہے- اور اس عید میں لذت پیدا کرنے کا طریق کیا ہے (-) رمضان المبارک کے کئی اسباق ہیں ان میں سے دو بڑے گہرے سبق ہیں جو دراصل رمضان ہی کا نہیں بلکہ **ہر مذہب کا خلاصہ** ہیں ان میں سے ایک عبادت الٰہی ہے اور دوسرا بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور پیار اور خدمت خلق اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہے- یہ دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لئے لے کر آتا ہے- اس درخت پر اگر عبادت کے سوا کوئی اور پھل لگا ہوا آپ دیکھیں گے اور اپنی توقع کے مطابق اس پھل سے لذت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہوگی- اس پر تو عبادت کا پھل لگنا چاہئے- اور عبادت کا پھل سمجھ کر جب آپ عید منائیں گے تو پھر آپ عید کا لطف اٹھائیں گے- اس عید پر تو خدمت خلق کا پھل لگنا چاہئے اگر آپ اس کے سوا کچھ اور غرضیں لے کر اس عید میں داخل ہوں گے تو سخت بور ہوں گے (-) اس نقطۂ نگاہ سے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں- آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے- ذی القربیٰ کا بھی حق ہے- دوستوں کا بھی حق ہے' یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں- لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے -(-) آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں اور جو ان کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے ان کو ہیضہ کر دینا تھا- غریب بچوں کو دیں تاکہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو- تو کچھ وہ پھل پکڑیں کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھائیں' کچھ بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں- ہمارے ساتھ چلو' ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے' ان کو عید مبارک دیں گے ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے- اگر منظم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلّہ کے پاس پہنچیں تاکہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو- صدر محلّہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں جو اس **حسن سلوک کے زیادہ مستحق** ہیں- کون کون سے یتامٰی ہیں- کون کون سی بیوگان ہیں- کون کون سی بوڑھی عورتیں ہیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں جن کی زندگی میں کوئی رفیق اور کوئی ساتھی نہیں رہا- ایسی فہرستیں اول تو صدران محلّہ کے پاس موجود رہتی ہیں اگر نہیں تو وہ اپنے ذہن میں دہرائی کریں اور جاتے ہی ایسی فہرستیں جلدی

باقی صفحہ 2 پر

حسن کارکردگی مجالس انصاراللہ پاکستان

سال 1999/1378 ہش میں زعمائے اعلیٰ اور زعمائے مقامی مجالس انصاراللہ پاکستان میں کارکردگی کے لحاظ سے علم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائی گئی تھی۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

1۔ مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور۔ اول اور علم انعامی کی حقدار
2۔ مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد۔ دوم
3۔ مجلس انصاراللہ ربوہ۔ سوم
4۔ مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد۔ چہارم
5۔ مجلس انصاراللہ ٹاؤن شپ لاہور۔ پنجم
6۔ مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کراچی۔ ششم
7۔ مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی۔ ہفتم
8۔ مجلس انصاراللہ مغلپورہ لاہور۔ ہشتم
9۔ مجلس انصاراللہ اسلام آباد جنوبی۔ نہم
10۔ مجلس انصاراللہ اسلام آباد شمالی۔ دھم

(قائد عمومی انصاراللہ۔ پاکستان)

کفالت یتامٰی کی مبارک تحریک

جو دوست یتامٰی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامٰی" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامٰی کمیٹی کی زیر کفالت ہیں--

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

سے تیار کرلیں اور پھر وہ محلہ کے امراء کو بتائیں اور امراء سے مراد ضروری نہیں کہ لکھ پتی ہوں کیونکہ امارت اور غربت ایک نسبتی چیز ہے۔ وہ لوگ جو نسبتاً آسودہ حال ہیں جن کو عید کے دن یہ احساس نہیں ہوتا کہ پیسے ہوتے تو ہم بچوں کی خوشیاں کرتے۔ وہ سارے امراء ہیں۔ ایسے لوگ جب تیاری کرلیں تو اپنے اپنے محلہ کے صدر کے پاس پہنچیں اور ان سے کہیں کہ بتاؤ ہمارے حصہ میں کون سے گھر دیتے ہو۔ اگر تین گھروں میں جانا ہے تو تین گھروں کی فہرست لے لیں۔ اگر چار یا پانچ میں جانا ہے تو ان کی فہرست لے لیں اور لازماً ایک سے زیادہ گھر ڈھونڈنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ ایک اقتصادی قانون ہے کہ جتنا زیادہ غریب ملک ہو اتنی ہی غربت زیادہ اور امارت نسبتاً کم ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے جو ہمارے ہاں متمول نہ سہی نسبتاً آسودہ حال اور سفید پوش ہی کہہ لیجئے ان کی تعداد غرباء کی تعداد کے مقابل پہ کم ہوگی۔ یہ قدرتی قانون ہے اس لئے کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹیں مگر بہر حال یہ کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں ہے آپ نے عید منانی ہے۔ آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں بہتر ہے۔ اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں** کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔ کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں' ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گزار بندے تھے' نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آکر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہونگی۔ ان کو بے انتہاء ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہاء سرور ان کو عطا ہوں گے۔ یہ ہے وہ عید جو **محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید** ہے۔ یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔ پہلے بھی یہی عیدیں تھیں جو خدا نے عطا کی تھیں۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے۔ ان کے مضمون کو بھلا دیا۔ اپنی عیدوں کے رنگ بگاڑ دیئے۔ تو وہ عیدوں کے مقاصد سے دور جا پڑے ان کے لئے وہ عیدیں' عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے (-) پس ان جگہوں پر جہاں احمدی کم ہیں جہاں کے معاشرہ میں غیر از جماعت دوست زیادہ ہیں اور احمدی بہت تھوڑے پائے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ **یہ ضروری نہیں ہے** کہ خدمت خلق کے طور پر غریب کے دکھ بانٹنے کے لئے احمدی کو تلاش کیا جائے اس لئے وہ تمام جماعتیں جہاں احمدی تعداد میں تھوڑے ہیں ان کو اردگرد غریب محلوں میں حسب توفیق غریبوں کی مدد کے لئے جانا چاہئے۔ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں کو اس قسم کی عید منانی چاہئے۔ تاہم جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اکثر جماعتیں آج بھی ہماری (دینی) عید میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاعیں کر دے اور جو خدام مثلاً فیصل آباد یا سرگودھا یا لاہور یا قریب کی جماعتوں میں جا رہے ہیں ان کے ذمہ لگا دیں کہ فلاں فلاں جگہ تم نے یہ اطلاع کرنی ہے تو آج سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جہاں تک ممکن ہو پاکستان کی اکثر احمدی جماعتیں اس عید میں شامل ہو جائیں۔ یعنی عبادت بھی خصوصیت کے ساتھ کریں اور غریب کی ہمدردی بھی بطور خاص کریں۔ یہاں تک کہ اپنے محلوں میں پھیل کر حسب حالات اور حسب توفیق غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان سے کہیں ہم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر تمہیں عید مبارک دینے آئے ہیں۔ ہم دین کے نام پر تمہارے ساتھ خوشیاں بانٹنے آئے ہیں۔ بچوں سے کہیں اے بچو! آؤ ہمارے بچوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ' ان کی ٹافیاں کچھ تم بھی کھاؤ' ان کے کھلونوں سے کچھ تم بھی کھیلو' ہمارے کھانوں میں تم بھی شریک ہو جاؤ اور یہ ہم تم پر احسان کے طور پر نہیں کہہ رہے' یہ صرف اللہ کی خاطر ہے اور اللہ کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہے۔ پس اگر تم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو۔ تو ہم تمہیں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز تم سے کسی جزا اور کسی شکریہ کا تقاضا نہیں کرتے' یہ کام محض للہ ہے اس کا پیار ہی ہماری جزاء ہے۔ وہ محبت سے جب ہمیں دیکھ رہا ہے تو یہی سب سے بڑی جزاء ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک جزاء تو آپ کو وہیں مل چکی ہوگی کیونکہ اس نیکی میں اتنی لذت ہے کہ جتنا خدمت خلق کا کام آپ نے کیا ہوگا۔ آپ یقین کریں گے کہ اس سے بہت زیادہ آپ کو حاصل ہو گیا۔ پھر یہ کہنا کہ ہماری وہ جزاء اللہ کا پیار ہے' اس کا کیا مطلب ہے یہ کہ وہ محض فضل ہے قانون قدرت نے آپ کو وہ سب کچھ دے دیا جو آپ نے خرچ کیا اس سے زیادہ عطا کر دیا۔ ایک نیکی کا دس گنا بدلہ اس نیکی کے دوران پا جائیں گے۔ باقی سب فضل الٰہی ہوگا جو اس کے پیار کی صورت میں آپ پر نازل ہوگا۔ پس جس کو یہ عید نصیب ہو جائے اس کو اور کیا عید چاہئے۔ **اس کی پھر عیدیں ہی عیدیں ہیں** اور یہی وہ عید ہے جو (دین) کی عید ہے۔"

(الفضل 26۔جولائی 1983ء)

عید پڑھنے چلو مبارک ہو
عید سب سے ملو مبارک ہو
مسکراتے کہو مبارک ہو
عید آئی ہے عید آئی ہے
ساتھ اپنے بہار لائی ہے
آؤ ملنے چلیں غریبوں کو
ان سے مل کر بڑھائیں خوشیوں کو
دیں تحائف بھی ان کے بچوں کو
عید آئی ہے عید آئی ہے
ساتھ اپنے بہار لائی ہے

چوہدری شبیر احمد

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2-50 روپے

احمد نذر صاحب

عید یہ ہے کہ خدا سے تعلق ہو جائے اور بندے کی اس سے صلح ہو جائے

عیدالفطر کی حقیقت اور اس کا فلسفہ

حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

عیدالفطر منانے کا مقصد محض نئے کپڑے پہننا اور خوش ہونا نہیں یہ اپنے اندر گہرا فلسفہ اور پیغام رکھتی ہے کہ انسان کی حقیقی خوشی دراصل اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے میں ہے اور خدا کی خوشنودی اور اس کی رضامندی کے حصول کے لئے اس کے بندوں کے ساتھ مل کر اجتماعیت کے ماحول میں خوشی منائی جائے لیکن اس عارضی خوشی کو بھی دائمی خوشی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پس حقیقی عید کیسے منائی جاسکتی ہے جو دائمی بھی ہو اور جس کے اثرات آئندہ زمانوں تک محیط ہو جائیں اس بارہ میں حضرت مصلح موعود کے زریں ارشادات پیش ہیں:۔

عید یہ ہے کہ خدا سے تعلق ہو جائے

"عید یہ ہے کہ خدا سے تعلق ہو جائے اور بندے کی اس سے صلح ہو جائے یہ عید جب آتی ہے تو جاتی نہیں اور اس عید کے دن کی شام نہیں اس کو کوئی زمانہ ہٹا اور ختم نہیں کر سکتا۔ وہ دن ایسا ہے کہ اس کی عید ختم نہیں ہوتی...... وہ عید نہ اس دنیا میں ختم ہوتی ہے نہ قبر میں ختم ہوتی ہے۔ نہ اگلے جہان میں وہ ختم ہوتی ہے۔ بلکہ اس عید کا دن یہاں چڑھنا شروع ہوتا ہے اور اگلے جہان میں عروج پر ہوتا ہے۔"

(خطبات محمود جلد اول ص 56)

رمضان المبارک کے شیریں اثمار

رمضان گزر گیا وہ دن آگیا جسے عید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رمضان ہمیشہ ختم ہو جاتے ہیں اور خدا اپنے بندوں کے لئے عیدیں بھیج دیتا ہے لمبے سے لمبا عرصہ امتحان کا جو خدا نے اپنے بندوں کے لئے رکھا ہے رمضان کا مہینہ ہے۔ تیس دن خدا کے بندے روزے رکھتے ہیں۔ بھوکے رہتے ہیں پیاسے رہتے ہیں۔ شہوانی تقاضوں سے بچتے ہیں راتوں کو جاگتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم زیادہ کرتے ہیں۔ ذکر الٰہی کرتے ہیں اور بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔

غرض یہ تیس دن کا مہینہ دینی لحاظ سے عجیب لطف اور مزے کا مہینہ ہوتا ہے۔ لیکن جسمانی لحاظ سے ایک امتحان ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بندے بھوکے اور پیاسے رہتے اور شہوانی تقاضوں سے اپنے آپ کو مجتنب رکھتے ہیں لیکن یہ ابتلا ایک مہینہ کے بعد ختم ہو جاتا ہے اور خدا اپنے بندوں کے لئے عید کا دن لے آتا ہے۔ اس طرح مومنوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ تو وہ ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں اور ان کے بعد جلد ہی خوشی اور راحت کا دن آجاتا ہے۔ لیکن بندہ جب خود اپنے لئے کوئی مصیبت پیدا کرتا ہے تو بعض دفعہ وہ اتنی لمبی ہو جاتی ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ وہ مصیبت چلتی جاتی ہے اور بعض دفعہ تو صدیوں تک وہ مصیبت سروں پر مسلط رہتی ہے اور عید آنے میں ہی نہیں آتی بلکہ روز بروز دور ہوتی چلی جاتی ہے۔

پس بندے کو ہمیشہ یہ امر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جو ابتلا لمبا ہو جائے اس میں ضرور کسی بندے کی کوتاہی کا دخل ہوتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی لمبے ابتلاء نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ابتلاء بھی آتا ہے وہ عارضی ہوتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ایسے سامان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرے بندے پر جتنی جلدی ہو سکے عید کا دن آجائے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ نے پوری کوشش کی کہ وہ اسلام کو پھیلائیں۔ اور رسول کریم ﷺ کے احکام کی پوری پوری فرمانبرداری کریں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی عید بہت جلد آگئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا واقعہ بھی بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کے لئے کتنی جلدی عید لانا چاہتا تھا۔ مگر بندوں نے اسے کس طرح دور کر دیا۔ خدا نے تو چاہا تھا کہ وہ انہیں ارض مقدسہ میں موسیٰؑ کی زندگی میں ہی لے جائے۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چالیس سال پہلے انہیں ارض مقدسہ میں لے جانا چاہتا تھا۔ مگر بندوں نے اسے پیچھے ڈال دیا۔ گویا خدا تو ان کے لئے عید کا دن جلد لانا چاہتا تھا۔ مگر انہوں نے اپنے اعمال سے اسے کسی اور وقت پر ڈال دیا۔

ہماری جماعت کو بھی غور کرنا چاہئے کہ وہ اپنے لئے جلد سے جلد عید کا دن لانے کی کوشش کر رہی ہے یا اس عید کو اور زیادہ پیچھے ڈال رہی ہے جن قوموں کے سامنے کوئی عید موجود نہیں ہوتی انہیں اپنی کامیابی میں شک ہو سکتا ہے۔ لیکن ہماری جماعت کو اس عید کے آنے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

(خطبات محمود جلد اول ص 227)

حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی عظمت کے بیان میں ہے

احادیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید کے موقع پر عید گاہ میں آتے اور جاتے ہوئے اور پھر عید گاہ میں تشریف رکھتے وقت بھی بڑی کثرت کے ساتھ یہ تکبیر پڑھا کرتے تھے کہ

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔

رسول کریم ﷺ کی یہ سنت بتاتی ہے کہ مومنوں کی حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی عظمت کے بیان کرنے میں ہی ہے۔ پس اگر ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں اس کے نام کو پھیلا دیں۔ اس کی بڑائی کو ثابت کر دیں اور اپنی تمام کوششیں اور مساعی اس غرض کے لئے وقف کر دیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو۔ تو یقیناً ہماری عید حقیقی عید کہلا سکتی ہے۔ لیکن اگر ہمیں اپنے فرائض کا احساس نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کی اشاعت اور اس کی عظمت کے قیام کے لئے (دین حق) جن قربانیوں کا ہم سے تقاضا کرتا ہے ان قربانیوں کے میدان میں ہمارا قدم سست ہو تو پھر ہماری عید صحیح معنوں میں عید نہیں کہلا سکتی۔ پس آج میں اپنی جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں اس عید کو حقیقی رنگ میں منانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس ظاہری عید کو اسی عظیم الشان روحانی عید کے حصول کا ایک ذریعہ بنانا چاہئے۔ جس میں ساری دنیا خدا تعالیٰ کی بڑائی کی قائل ہو جائے۔

(خطبات محمود جلد اول ص 358)

حقیقی عید کے حصول میں اپنا حصہ بھی ڈالو!

یہ رمضان تم کو سبق دیتا ہے کہ مامور کے رمضان میں اگر تم کو بھوکا رہنا پڑے۔ تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ تو تم شکایت نہ کرو۔ کیونکہ جس طرح یہ رمضان گذر جاتا ہے اور تم اس کے معین دن جانتے ہو۔ اور گھبراتے نہیں ہو۔ اسی طرح وہ (مامور) کے زمانے کا رمضان بھی گذر جاتا ہے اور عید آجاتی ہے پس جس طرح تم اس رمضان کی شکایت نہیں کرتے۔ کہ یہ رمضان ختم بھی نہیں ہوتا۔ تو (مامور) کے رمضان کی کیوں شکایت کرتے ہو۔ اور اگر تم اس رمضان کو جان لیتے۔ تو خوش ہوتے۔ کہ یہ مہینہ دین کے لئے تکلیفوں کے برداشت کرنے کا ہے۔ اور تم خوش ہوتے کہ مصیبت کے وقت تم کو خدمت دین کا موقعہ ملا ہے۔ چاہئے کہ تم ان دنوں کی قدر کرو۔ اور عید کے دن کے آنے سے پہلے خدا سے صلح کرو۔ ورنہ تمہاری عید بچوں کی سی ہوگی۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کا حصہ عید لانے میں ہو۔ اور خوش ہو کہ پیشگوئی کے پورا کرنے میں ہمارا اسی طرح حصہ ہو۔ جس طرح ماں اور باپ کا حصہ بچہ میں ہوتا ہے اور جس طرح ماں بچہ کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔ اسی طرح عید کو دیکھ کر ہم خوش ہوں کہ ہمارا حصہ بھی عید لانے میں ہے۔ فتوحات ہماری مقصود نہ ہوں۔ اور نہ ہی کسی ترقی کی ہم کو خوشی ہو۔ بلکہ خوشی ہو تو اس بات کی۔ کہ خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ اور ضرور ہوگی۔ لیکن ڈر یہی ہے کہ اس وقت روحانیت ایسی نہ ہوگی جیسی نبی کے زمانہ کے قرب میں ہوتی ہے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں۔ اور ہم اس عید یعنی ترقی کے زمانہ میں تکبر میں، غرور میں، عیاشی میں، دوسروں کے حق مارنے میں مبتلا نہ ہوں۔ بلکہ آگے سے بھی اعلیٰ اخلاق دکھائیں۔ اور خدا کے کامل فرمانبردار ہوں۔ تاکہ وہ عید کا دن بھی ہمارے لئے رمضان کے مہینے کی طرح بابرکت ہو۔ آمین۔

(خطبات محمود جلد اول ص 84)

کوئی عید بغیر قربانی کے حاصل نہیں ہو سکتی

عید سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کوئی عید بغیر قربانی کے نہیں حاصل ہو سکتی۔ اگر ہم علاوہ اس وجہ کے جو اوپر بیان کی گئی ہے کہ ہم خوش ہونا چاہتے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ خدا نے عید کیوں مقرر کی ہے۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ہم خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کھانا پینا چھوڑتے ہیں۔ تو اس کے بعد عید میسر آتی ہے۔ گویا ظاہری عید نفس کی طرف سے آتی ہے اور اصل عید خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور وہ قربانیوں کے بعد آتی ہے۔ پس اگر تم حقیقی عید دیکھنا چاہتے ہو، تو اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ سچی قربانیاں کرو۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے اس کی طرف سے جو صداقت آئی ہے، اس کے پھیلانے کے لئے اپنی جان، اپنے مال، اپنے اوقات، اپنے علوم، اپنے خیالات، اپنی امنگوں، اپنے رشتہ داروں، اپنے قریبیوں اپنے نفوس کو قربان کرنا چاہئے۔ کیونکہ بغیر قربانی کے کوئی عید نہیں۔ اور جتنی

بڑی قربانی ہو' اتنی ہی بڑی عید ہوتی ہے۔ دیکھو جو لڑکا پانچ سال قربانی کرتا ہے' اس کے لئے پرائمری کی عید ہوتی ہے۔ اور جو دس سال قربانی کرتا ہے اس کے لئے انٹرنس کی۔ اور جو چودہ سال قربانی کرتا ہے اس کے لئے بی۔ اے کی عید ہوتی ہے۔ پس جتنی بڑی قربانی ہو۔ اتنی ہی بڑی عید ہوتی ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اس بڑی عید کے لئے پوری تیاری کریں۔ اپنے مال' اپنے نفوس' غرض اپنی ہر ایک چیز کو خدا ہی کی سمجھیں اور سمجھیں کیا۔ پہلے ہی جو کچھ ہے خدا کا ہے۔ ہم جب یہ کہیں گے۔ کہ ہمارا سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ تو یہ صرف صداقت کا اقرار ہو گا۔ یہ کوئی نئی قربانی نہ ہو گی۔ بلکہ ایک جھوٹ کو چھوڑنا ہو گا۔ کیونکہ جب ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ مال ہمارا ہے۔ تو وہ ہمارا نہ تھا۔ بلکہ خدا ہی کا تھا۔ کیونکہ اسی کی طرف سے ملا تھا۔ مگر ہم احسان فراموش تھے۔ جو دینے والے کو بھول گئے تھے اور جب یہ کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ خدا ہی کا ہے تو اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسی نے دیا ہے۔ اور یہ کوئی قربانی نہیں بلکہ جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو اختیار کرنا ہے۔ پس میں جہاں اپنی جماعت کو اس بڑی عید کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہاں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں بھی کرنی چاہئیں۔

(خطبات محمود جلد اول ص 92)

عارضی خوشیوں کو چھوڑدو

پس تم ان عارضی خوشیوں کو چھوڑو۔ اور خدا کے لئے اپنے اموال اور جائیدادوں کو خرچ کرو۔ تا تمہیں اس عید کے دیکھنے کا موقعہ ملے۔ جو ازل سے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کے لئے مقدر تھی۔ (-)

خدا تعالیٰ ہمارے دلوں سے دنیا کی ملونی دور کر دے۔ اور اپنی محبت کو ہمارے دلوں میں جگہ دے۔ اپنے دین اپنے جلال اور اپنی شان کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق بخشے۔ آنحضرت ﷺ کی صداقت (-) کے دعاوی پیش کرنے کی ہمت اور استقلال دے۔ ہمارے دلوں کو وسیع کر دے اور جس طرح ہر سال یہ چھوٹی چھوٹی عیدیں آتی ہیں۔ ہمارے لئے وہ بڑی عید بھی لائے۔ عجائب گھروں میں بڑی بڑی مشہور عمارتوں کے نمونے رکھے ہوتے ہیں۔ تاکہ ان کو دیکھ کر اصل کو دیکھنے کا شوق پیدا ہو۔ لیکن جس طرح آگرہ کے تاج محل اور دہلی کی جامع مسجد کے نمونوں کو دیکھ کر ان کے اصل سے واقفیت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح ان عیدوں کو دیکھ کر اس اصل عید کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ جنت کے متعلق فرماتے ہیں کہ نہ وہاں کی چیزوں کو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں خیال آیا ہے کہ کس طرح کی ہیں۔ اسی طرح اس عید کی نسبت اس وقت کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اور ان عیدوں سے اس کا کچھ بھی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ پس تم دعائیں مانگو۔ کہ خدا تعالیٰ تمہیں وہ عید دیکھنے کا موقعہ دے۔ جو حضرت مسیح موعود کی جماعت کے لئے مقدر رہے۔

(خطبات محمود جلد اول ص 24)

لوگوں کے اجتماع میں کشش اور لذت ہوتی ہے

تم لوگوں کو یہ عید منانے کا جو موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق دیکھو کہ کیسی تیاریاں کی جاتی ہیں۔ مرد، عورت' بچوں اور بوڑھوں کو کیسی خوشی ہوتی ہے۔ حالانکہ عید کے دن کوئی انعام نہیں ملتا۔ بظاہر کوئی چیز نہیں حاصل ہوتی۔ بلکہ کچھ نہ کچھ خرچ ہی کرنا پڑتا ہے۔ مگر اس دن ہر ایک خوش خوش نظر آتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ یہی کہ لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ جہاں چند آدمی جمع ہوں۔ وہاں راہ چلتے لوگ بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اجتماع میں کشش اور لذت ہوتی ہے۔ جہاں دو آدمی جمع ہوتے ہیں وہاں تیسرا۔ جہاں تین جمع ہوتے ہیں۔ وہاں چوتھا آجاتا ہے۔ اصل میں تمام ارواح ایک بڑی روح سے جو خدا ہے۔ پیدا شدہ ہیں۔ گو وہ اس کی مخلوق ہیں۔ مگر جس طرح ایک بچہ کا ماں سے' ایک بھائی کا بھائی سے تعلق ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ دونوں الگ الگ ہوتے ہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ خالق کا مخلوق سے تعلق ہے۔ دیکھو ایک بھائی دوسرے بھائی سے ملتا ہے تو کیسی لذت اور سرور حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح دنیا کی جماعتیں جب آپس میں ملتی ہیں۔ تو خوش ہوتی ہیں۔ چونکہ سب مخلوق میں ایک تعلق اور رشتہ ہے۔ اس وجہ سے جب کہیں ایک دوسرے سے مل جائیں تو بہت خوش ہوتی ہیں۔ اس سے سمجھ لینا چاہئے کہ اگر تمام لوگ ایک دین پر اپنے ایک آقا کے آستانہ پر اپنے ایک خالق کے دربار میں جمع ہو جائیں۔ تو ایک دوسرے کے لئے کس قدر خوشی کا موجب ہو سکتے ہیں......

تم لوگ خوش ہو جاؤ۔ اور تمہیں مبارک ہو کہ اس بڑی عید کے آنے کا زمانہ حضرت مسیح موعود کا ہی زمانہ ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے...... کہ مسیح کا زمانہ وہ زمانہ ہو گا۔ جبکہ دین حق کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہو جائے گا...... اس وقت ہمارے لئے اصل عید ہو گی۔ جب تک وہ عید نہیں آتی۔ اس وقت تک یہ عیدیں تو ہمیں شرمندہ کرنے کے لئے آتی ہیں۔ تاہم آپ لوگ ان سے سبق حاصل کریں۔ اور دیکھیں کہ جب چند آدمیوں کے جمع کرنے کے لئے اتنی تیاری کی جاتی ہے۔ اور اس مجمع سے اتنی خوشی ہوتی ہے۔ حالانکہ بظاہر کچھ ملتا نہیں۔ بلکہ خرچ ہی کرنا پڑتا ہے۔ گو لذت بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ عبادت کی ہوتی ہے تو اس عید کے لئے کس قدر کوشش کرنی چاہئے۔ جس میں کروڑوں کروڑ لوگ جمع ہوں گے...... پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئے۔ کہ اس عید کے لئے کوشش کریں۔ کیونکہ اس سے زیادہ لذت اور کسی خوشی میں نہیں ہے۔ آپ لوگ اپنے نفسوں پر غور کریں اور اس بات کے لئے تیار ہو جائیں۔ کہ جہاں تک تمہاری طاقت اور ہمت ہے۔ خدا کے جلال' قدرت' شان' شوکت اور بڑائی کے ظاہر کرنے میں صرف کردو۔ اور سب بھولے بھٹکوں کو ایک جگہ جمع کر کے لے آؤ۔ تم اس بات سے خوب واقف ہو کہ جب تم میں کوئی ایک نیا آدمی آکر ملتا ہے۔ تو تمہیں کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ لیکن جب سارے کے سارے سعید الفطرت لوگ تم میں شامل ہو جائیں گے تو اس وقت تمہاری خوشی کی کیا انتہا رہے گی۔

(خطبات محمود جلد اول ص 20'21)

عید الفطر کو حقیقی خوشی کے حصول کا ذریعہ بنالیا جائے

"شاید بعض لوگ میرے خطبات عید سن کر کہیں کہ یہ ہمیشہ رنج کی خبریں سناتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ خدا نے میری طبیعت ایسی نہیں بنائی کہ خوشی کی بات کو رنج کی بات بتاؤں۔ عقل مند انسان ہر ایک بات کو سمجھتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور جس سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ پس میں اگر خطبات عید میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سچی عید کیا ہے تو اس سے یہ مطلب نہیں کہ خوشی کو رنج سمجھتا ہوں۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ جس واقعہ سے عبرت حاصل ہو سکتی ہو۔ اس سے عبرت حاصل کریں۔ اور اس کو یونہی نہ جانے دیں۔ آج میں پھر اسی بات کو دہراتا ہوں۔ جس بات کو قریباً ہر عید کے خطبہ میں دہراتا ہوں۔ گو الفاظ اور امثلہ اور طرز بیان میں تبدیلی آگئی ہو۔"

(خطبات محمود جلد اول ص 56)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہنامہ خدیجہ - جرمنی سے

ایک احمدی بچی کی قابل تقلید مساعی

شائستہ منور صاحبہ

ایک بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو تلقین فرمائی تھی کہ بیرونی ممالک سے جو سیاح آتے ہیں ان سے رابطہ کر کے انہیں پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ حضور کی اس نصیحت پر Koblenz شہر کی ایک فیملی نے اس طرح عمل کیا کہ اپنے بچوں کو بھی اس میں شامل کرنے کے لئے ایک تنظیم سے جو دوسرے ممالک کے بچوں کو جرمن تعلیم اور کلچر کا مشاہدہ کروانے کے لئے ان کے دورہ جات کا انتظام کرتی ہے' رابطہ کیا۔ اور ان سے درخواست کی کہ آپ چند لڑکیوں کو ہمارے گھر مہمان ٹھہرا سکتے ہیں۔ یہ درخواست منظور کرلی گئی۔ گزشتہ سال سے اس وقت تک امریکہ' برطانیہ' فرانس اور بلغاریہ کی 22 بچیاں ایک سے دو ہفتے کے لئے ان کے ہاں قیام کر چکی ہیں۔ ان کے قیام کے دوران ان بچیوں کے والدین سے بھی رابطے قائم ہوتے رہے۔

یہ بچی جس کا نام آصفہ صدف خالد ہے اور آٹھویں کلاس (جمنازیم) میں ہے۔ ان مہمان لڑکیوں کے سامنے اپنی بہنوں کے ساتھ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کے علاوہ اپنے نمونہ سے ثابت کرتی کہ ایک احمدی لڑکی کس طرح رہتی ہے۔ MTA پر جب ان کی اپنی زبان میں پروگرام ہوتا تو وہ شوق سے دیکھتیں۔ ان کی زبان میں کوئی کتابچہ پڑھنے کو دے دیتی اور کبھی ناصرات کے اجلاس میں بھی لے جاتی۔ ان کے واپس چلے جانے کے بعد بھی خطوط کے ذریعہ ان سے رابطے قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اسی سال جولائی میں انگلستان سے دو بچیاں مہمان تھیں۔ اس نے نہ صرف ان کو بلکہ فون پر ان کے والدین کو بھی لندن کے جلسہ میں شمولیت کے لئے تیار کرلیا۔

آجکل ایک فرنچ بچوں کا وفد Koblenz آیا ہوا ہے۔ حسب معمول دو بچیاں اس کی مہمان تھیں۔ ان بچیوں کو روٹی' پراٹھے اور سالن اس قدر بھائے کہ اپنے تمام گروپ کو جاکر بتایا کہ جو کھانا ہم کھا رہی ہیں وہ اتنا لذیذ ہے کہ تم نے خواب میں بھی نہ سوچا ہو گا۔ اس پر تمام بچوں کے دل میں یہ کھانا کھانے کی خواہش پیدا ہوئی اور ان کی درخواستیں آنے لگیں۔ اس پر پہلے تو ان کی استانیوں کے ساتھ چار افراد کو گھر بلایا گیا جب ان کو بھی پسند آیا اور انہوں نے باقی بچوں کی خواہش سے مطلع کیا تو ان سے عرض کیا گیا کہ ہم تمام گروپ کو تو مدعو نہیں کر سکتے البتہ ہماری جماعت کا ایک سنٹر ہے۔ وہاں ہم انتظام کرا سکتے ہیں وہاں فرنچ زبان جاننے والے دو معلم بھی ہوں گے جو بچوں کو احمدیت کے بارہ میں بھی کچھ بتا سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بڑی خوشی سے وہاں آنا منظور کرلیا مگر مجبوری یہ تھی کہ کلاس کی پڑھائی کے دو سیشن تھے۔ اور دوسرا سیشن ختم ہوتے ہی ہر بچے کو واپس گھر جاکر اپنے میزبان کو اپنی واپسی کی رپورٹ کرنی ہوتی ہے۔ اس کا حل یہ طے پایا کہ دونوں سیشنز کے درمیان جو دو گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے اس سے استفادہ کیا جائے (یعنی 12 سے 14 بجے کے درمیان) چنانچہ پروگرام کے مطابق 17۔ اگست 1999ء کو وقفہ ہوتے ہی تمام بچوں کو سکول سے سیدھا ریجنل سنٹر کوبلنز لایا گیا پہلے ایک گھنٹہ کی مجلس سوال و جواب لگائی گئی۔ اس کے بعد کھانا و مشروبات پیش کئے گئے۔ 22 بچے اپنے نگران کے ہمراہ شامل ہوئے۔

مکرم ریجنل امیر صاحب رائن موزل نے نہ صرف سنٹر میں تمام انتظامات کرنے کی ہدایت فرمائی بلکہ انہوں نے اپنی طرف سے ہر بچہ کو تحفہ بھی دیا۔

مکرم امیر صاحب کاسل سٹی نے ازراہ مہربانی فرنچ زبان بولنے والے دو معلمین بھجوائے۔ تمام طلباء و طالبات (جن کی عمریں 16 سال سے 19 سال کے درمیان تھیں) نے سوال و جواب میں بہت دلچسپی لی تین طلباء تو اس قدر متاثر ہوئے کہ

باقی صفحہ 7 پر

عید کی خوشیاں

عید کی خوشیاں مبارک دنیا داروں کیلئے
عید انعامِ خدا ہے نیکو کاروں کیلئے
عید یومِ اجر ہے سب روزہ داروں کیلئے
آزمائش کی گھڑی ہے غم کے ماروں کے لئے
نور کی برسات ہے پیارے خدا کی دید ہے
جھولیاں بھر بھر کے لاؤ جھوم جاؤ عید ہے

جانے والا چاند مجھ کو راز یہ سمجھا گیا
چند باتیں ماہِ رمضاں کی مجھے بتلا گیا
صاحبِ ایمان پر روزوں کا رکھنا فرض ہے
ہر نبی یہ بات اپنی قوم کو بتلا گیا
یہ وہ نیکی جس کا بدلہ ہی خدا کی دید ہے
جسنے سب روزے رکھے اسکو بتاؤ عید ہے

ماہ رمضاں میں خدا کا نور اترے عرش سے
ہر دعا مقبول ہو کر اٹھ رہی ہے فرش سے
شکر پڑھ کر نور و حکمت کے خزانے لوٹ لو
تم پکارو گے جواب آئے گا تم کو عرش سے
چند دن روزوں کے اس کے بعد روز عید ہے
تم ہدایت یافتہ بن کر دکھاؤ عید ہے

جو سبق ہم بھول بیٹھے تھے ہمیں بتلا گیا
پیارا آقا چند باتیں پیار سے سکھلا گیا
تب یہ باتیں مان کر خوشیاں دوبالا ہو گئیں
ہاتھ بکھرے موتیوں کا اک خزانہ آ گیا
موتیوں کو اک لڑی میں باندھ لاؤ عید ہے
قریہ قریہ یہ خزانے بانٹ آؤ عید ہے

اک انوکھا رخ دکھایا ہمکو حسنِ یار کا
اک قریبی راستہ بتلایا کوئے یار کا
شاد ہے ہر دل وفورِ جذب سے ایمان سے
منفرد یکتائے عالم اپنا دعویٰ پیار کا
نفرتوں کو دفن کر دو آج روزِ عید ہے
محفلِ اغیار میں بھی آج جاؤ عید ہے

اپنے ہمسایوں سے مل کر پیار کی باتیں کرو
ان کے دکھ سکھ بانٹ کر اقرار کی باتیں کرو
بے سہارا' بے بس و بے کس بھی بستے ہیں یہاں
ناخدا بن جاؤ تم پتوار کی باتیں کرو
عید تو دراصل اپنے دوستوں کی دید ہے
عید ملنے دوستوں کے پاس جاؤ عید ہے

امتیاز مذہب و ملت روا رکھنا نہیں
رشتہ داروں سے ہی سب عہد وفا رکھنا نہیں
آج کے دن دل میں کچھ کینہ نہیں رکھنا روا
ساری خوشیاں بانٹ دو کچھ بھی بچا رکھنا نہیں
شکر سے سرشار ہو کر گنگناؤ عید ہے
آج ہم آواز ہو کر حمد گاؤ عید ہے

لب پہ ہو ذکرِ خدا اور ہاتھ میں قرآن لے
جس نے خوشیوں میں خدا کو یاد رکھا جان لے
آنکھ کو موتی عطا ہوں دل میں سوز و جذب ہو
سرخرو دنیا میں ہو- ہر کوئی اسکو مان لے
اسکی دنیا بھی سمجھ لو دین کی تجدید ہے
اب دعا کو ہاتھ اٹھاؤ گڑ گڑاؤ عید ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

ایک یادگار آل ربوہ وقار عمل

چار ہزار چھ سو خدام و اطفال اور انصار نے ربوہ کو اُجلا کر کے رکھ دیا

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے 21۔ دسمبر 1999ء بروز منگل آل ربوہ وقار عمل کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے حد یادگار رہا۔ ربوہ کے 85 فیصد حاضر خدام نے جن کی تعداد تین ہزار 211 تھی اور جن کے ساتھ 1217 اطفال اور 171 انصار بھی شامل تھے یہ سب ملا کر 4599 کی تعداد بنتی ہے۔ نماز فجر کے بعد ربوہ کے گلی کوچوں کی صفائی کی ایک شاندار مہم شروع کر دی ادھر سورج طلوع ہو رہا تھا ادھر خدام کا جذبہ عمل نئی کروٹیں لیتا ہوا بیدار ہو رہا تھا۔ روزہ اور سخت سردی کسی خادم یا طفل کو نہیں روک سکی۔ 56 محلوں کے خدام نے مجموعی طور پر 164 گھنٹے 30 منٹ وقار عمل کیا اور چند گھنٹوں میں ہی ربوہ شہر خوبصورت اور اجلا کر کے رکھ دیا۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے اداروں نے اس روز خصوصی تعاون فراہم کرتے ہوئے اپنے کارکنوں کو صبح ڈیڑھ گھنٹے کی رخصت دے دی تھی۔ چنانچہ اگرچہ وقار عمل کا وقت فجر سے ساڑھے نو بجے تک مقرر تھا لیکن بعض محلوں میں دن کے گیارہ اور بارہ بجے تک وقار عمل جاری رکھا۔

مہتمم صاحب مقامی مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم سید محمود احمد شاہ صاحب کی خصوصی ہدایت پر اس وقار عمل کا اہتمام کیا گیا ڈپٹی کمشنر جھنگ کی طرف سے بذریعہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ اعلان آیا تھا کہ 21۔ دسمبر کو ضلع جھنگ میں یوم صفائی منایا جائے۔ ہم نے ڈی سی جھنگ سے تعاون کرتے ہوئے اسی روز ربوہ بھر میں وقار عمل کا پروگرام مرتب کیا۔ جسے ناظم وقار عمل میر مظفر احمد اور ان کی ٹیم نے عملی جامعہ پہنایا۔ اس مقصد کے لئے محلوں سے آٹھ ٹریکٹر ٹرالیوں کا بندوبست کیا گیا۔ جو وقار عمل کے دوران کام میں مصروف رہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ناظم صاحب وقار عمل مکرم میر مظفر احمد صاحب نے بتایا کہ اس وقار عمل کے خاص کاموں میں ریلوے اسٹیشن کے سامنے اگا ہوا کیکر کے درختوں کا جنگل صاف کیا گیا۔ اس کے علاوہ ہر محلہ کی صفائی وقار عمل کا خصوصی ٹارگٹ تھا۔ اس روز ربوہ کے ہر محلہ میں جدھر نظر جاتی تھی خدام و اطفال صفائی میں مصروف نظر آتے تھے۔ مہتمم صاحب وقار عمل کی تین ٹیمیں کام کا جائزہ لے کر خدام کی حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔ خود صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب اپنے بعض رفقاء کے ساتھ ربوہ کا دورہ کرتے رہے ان کا دورہ خدام کی حوصلہ افزائی کا موجب بنا۔

مہتمم صاحب مقامی ربوہ نے بتایا کہ بلدیہ ربوہ نے بھی اس موقع پر ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ ہم ان کے ممنون ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے مزید بتایا کہ مجلس نے وقار عمل کی وڈیو بھی بنائی اور فوٹو گراف بھی لئے گئے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی خدام کو اسی ذوق و شوق سے خدمت دین کے کام کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

مجد الدین صاحب

دھند کیسے بنتی ہے

شبنم، دھند، کہر، بادل، بارش، اولے، برفباری یہ سب موسمی اثرات باہم ایک گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اس تعلق کو سمجھنے کے لئے چند بنیادی حقائق کا جاننا ضروری ہے۔

ہوا میں نمی کی موجودگی ہوا میں ہر وقت نمی موجود رہتی ہے۔ نہروں، دریاؤں، جھیلوں، سمندروں سے ہر وقت پانی کے بخارات (Vapours) ہوا میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔

زمین کا حرارت جذب اور خارج کرنا

زمین سورج کی گرمی کو دن بھر جذب کرتی رہتی ہے۔ غروب آفتاب کے بعد زمین اور اس پر موجود درخت، پہاڑ وغیرہ اس گرمی کو فضا میں خارج (Radiate) کرتے رہتے ہیں۔

شبنم جب زمین اپنی حرارت فضا میں خارج کرتی ہے تو لازماً اس کا درجہ حرارت گر جاتا ہے۔ اگر یہ درجہ حرارت اس حد تک گر جائے کہ ہوا میں موجود بخارات پانی بن جائیں تو یہ قطرے شبنم کی صورت میں سطح پر جم جاتے ہیں۔

شبنم کے بننے میں درج ذیل امور ممد ہوتے ہیں۔

1۔ ہوا پر سکون ہو۔ اگر ہوا چل رہی ہو تو بخارات کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ وہ جم سکیں۔

2۔ مطلع صاف ہو۔ اگر بادل ہوں تو زمین سے خارج ہونے والی گرمی کی شعائیں بادلوں سے ٹکرا کر واپس آئیں گی اور درجہ حرارت نہیں گرے گا۔ مطلع صاف ہو تو زمین کی گرمی فضا میں خارج ہوتی رہے گی۔

3۔ ہوا میں نمی ہو۔ جس قدر نمی زیادہ ہوگی اسی قدر شبنم بننے کا امکان بڑھے گا۔

4۔ سطح گرمی خارج کرے۔ جس سطح پر شبنم بنے وہ جس قدر زیادہ گرمی خارج کرنے والی ہوگی اتنی شبنم زیادہ بنے گی۔

دھند اور کہر

اگر زمین کا درجہ حرارت اس حد تک گر جائے کہ اس کے قریب موجود ہوا میں بخارات پانی بن جائیں اور اسی حالت میں ہوا میں لٹکے رہیں تو ایسی پانی ملی ہوا کو دھند (Mist) کہتے ہیں۔ یہی دھند جب گہری ہو جائے یعنی پانی کی زیادتی کے باعث ہوا اور پانی کا گہرا آمیزہ بن جائے تو اسے کہر (FOG) کہتے ہیں۔

دھند کی زیادتی ظاہر ہے کہ سرد موسم میں دھند کے بننے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اسی طرح سے یاد رہے کہ ہوا میں پانی کو ٹکنے کے لئے کسی سہارے کی ضرورت ہے۔ عموماً گرد، دھوئیں کے ذرات کے گرد پانی ٹھہرتا ہے۔ اس لئے شہروں اور فیکٹریوں میں، جہاں ہوا میں ایسے ذرات زیادہ ہوں، دھند زیادہ ہوتی ہے۔

دھند میں درختوں سے بارش درختوں میں گرمی خارج کرنے کی صلاحیت زیادہ ہے اس لئے ان پر زیادہ پانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ دوسرے اپنی خوراک کی تیاری کے عمل میں درخت پانی خارج کرتے ہیں۔ عام موسم میں یہ پانی بخارات بن کر اڑ جایا کرتا ہے۔ جب درجہ حرارت بہت کم ہو تو یہ پانی وہیں پتوں پر جمنا شروع ہو جاتا ہے اور ٹپ ٹپ کر کے گرتا رہتا ہے۔

بادل اور بارش

گرم موسم میں زمین سے گرم ہوا بخارات کو لے کر اوپر اٹھتی ہے۔ یہ بخارات جب زمین سے کافی اوپر آجاتے ہیں تو اولاً ہوا کے کم دباؤ کے باعث اور ثانیاً وہاں کی ٹھنڈی ہوا کے باعث یہ بخارات پانی میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور اپنے وزن سے بارش بن کر گرتے ہیں۔

برف اور اولے اگر اونچائی پر ہوا کا درجہ حرارت بہت کم ہو تو بخارات سے بننے والا پانی برف بن جاتا ہے اور زمین پر برفباری کا موجب بنتا ہے۔

اسی طرح سے اگر گرتا ہوا بارش کا قطرہ راستہ میں کم درجہ حرارت والی ہوا سے گزرے تو یہ جم کر اولے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32470 میں تنویر احمد ولد محمد سعید صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد کیمرہ سٹل فوٹو گرافی Minolta مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ ــــ منظور فرمائی جائے۔ العبد تنویر احمد 41۔ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 شیخ منیر احمد گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد انور

مسل نمبر 32471 میں قمر الزمان ولد شجاعت احمد قوم جانڈیو بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-7-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قمر الزمان نمبر D-373 گلی نمبر 105 G-6/1-4 اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 عبد الجبار رضوان وصیت نمبر 28065 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد تقی الدین وصیت نمبر 19443۔

☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

محترم چوہدری عبدالحمید صاحب وفات پاگئے

○ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب سابق جنرل مینیجر پاور واپڈا ماڈل ٹاؤن لاہور 18۔ دسمبر 1999ء کو لاہور میں 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

مرحوم موصی تھے۔ 1923ء میں خود بیعت کی اور عہد بیعت کو اخلاص سے نبھایا۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔

نماز جنازہ 19۔ دسمبر 1999ء بیت المبارک میں بعد از مغرب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ بعد تدفین محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کروائی۔

مرحوم سلسلہ سے والہانہ عشق رکھتے تھے۔ بہت دعاگو' نمازی' غریب پرور اور نیک تھے اور ہر تحریک میں پیش پیش تھے۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب انجینئر ہیں۔ بڑا بیٹا چوہدری عبدالباسط صاحب ان کی زندگی میں وفات پاچکا ہے

علاوہ ازیں تین بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ بڑی بیٹی محترمہ نفیسہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ضلع شیخوپورہ زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر ضلع شیخوپورہ ہیں دوسری بیٹی محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری ادریس نصراللہ خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور اور تیسری بیٹی مکرم ملک سلطان ہارون خان صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک کی اہلیہ ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم حفیظ احمد منصور صاحب چک شہزاد اسلام آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی احسان احمد وڑائچ صاحب ولد چوہدری شاہ محمد صاحب شاہد (مرحوم) ہفتہ عشرہ کی قلیل علالت کے بعد مورخہ 21۔ نومبر 1999ء بعمر 58 سال وفات پاگئے ہیں۔

مرحوم احسان احمد صاحب وڑائچ حضرت چوہدری ودھاولے خاں صاحب مرحوم (رفیق حضرت مسیح موعود) کے پوتے تھے۔

مرحوم عرصہ 4 سال سے احمدیہ گیسٹ ہاؤس راولپنڈی میں بحیثیت نگران خدمت دین بجالا رہے تھے۔ نماز جنازہ احمدیہ قبرستان H-9 اسلام آباد میں سہ پہر ساڑھے تین بجے مکرم فضل الرحمان صاحب امیر جماعت راولپنڈی نے پڑھائی اور بعد تدفین دعا بھی کروائی۔

تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

درخواست دعا

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب شورکوٹ شہر ضلع جھنگ کی ہمشیرہ صاحبہ اور بیٹا منظور احمد عرصہ دراز سے بہت پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہیں ان کی صحت و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد اسماعیل صاحب خادم بیت الحمد مری روڈ راولپنڈی اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ضرورت لیبارٹری ٹیکنیشن

○ مرکزیہ عطیہ خون ربوہ میں ایک کل وقتی لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہے جسے سنگل رہائش مہیا کی جائے گی۔ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے مخلص ٹیکنیشن جو ہمہ وقت ڈیوٹی کے لئے تیار ہوں اپنی درخواست مکرم امیر صاحب / صدر صاحب جماعت کی تصدیق سے مورخہ 20۔ جنوری 2000ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوادیں۔

انچارج مرکز عطیہ خون

ایوان محمود۔ ربوہ پوسٹ کوڈ 35460

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

وائی ٹو کے کی امریکہ پر یلغار

کمپیوٹر کی بیماری وائی ٹو کے نے ایک امریکی ایٹمی پلانٹ پر حملہ کرکے گھنٹوں اس کا نظام درہم برہم کئے رکھا۔ جبکہ ایشیائی مالیاتی ادارے اس سے محفوظ رہے۔ امریکہ کے شہر ٹنے سی میں روک رج نیشنل لیبارٹری کے وائی 12 پلانٹ میں ہونے والی خرابی کو درست کرنے میں 3 گھنٹے لگے۔ امریکی ترجمان نے بتایا ہے کہ ابھی تک صرف ایک پلانٹ کے متاثر ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ایشیائی ممالک میں سٹاک مارکیٹوں' بنکوں اور دیگر مالیاتی اداروں نے کام شروع کردیا ہے۔ یورپی سنٹرل بنک بھی محفوظ رہے فلپائن میں خطرہ بدستور موجود ہے۔

بیروت میں روسی سفارت خانے پر حملہ

بیروت میں روسی سفارت خانے پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ دو پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔ چھ پولیس والے زخمی ہوئے۔ عمارت پر 4 راکٹ فائر کئے گئے۔ کسی تنظیم نے ابھی تک حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

100 گاڑیاں ٹکرا گئیں

جرمنی میں شدید دھند کے باعث 100 گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ اس حادثے میں دو افراد ہلاک ہوئے جبکہ 70 زخمی ہو گئے۔

ایرانی پارلیمنٹ سے واک آؤٹ

ایران میں ایک متنازعہ بل پر ارکان پارلیمنٹ نے احتجاجاً واک آؤٹ کر دیا۔ اجلاس میں آئندہ ماہ ہونے والے پارلیمانی الیکشن کو ایک ہی مرحلے میں منعقد کرنے کا بل پیش کرتے ہوئے موقف اختیار کیا گیا کہ اس سے اخراجات کم ہونگے۔ ایک رکن پارلیمنٹ نے اس بل کو خلاف شرع اور بنیادی آئین اور پارلیمنٹ کے مخالف قرار دیا۔ سپیکر نے اجلاس ملتوی کرتے ہوئے دلیل کی راہ اپنانے پر زور دیا۔

برطانیہ میں پہلا انٹرنیٹ گھر

برطانیہ میں ساڑھے سات لاکھ ڈالر کا پہلا انٹرنیٹ گھر تعمیر کر دیا گیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے پانچ کمروں پر مشتمل اس گھر کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ خریداری بھی خود کر سکتا ہے۔ بلوں کی ادائیگی اور سرکاری سہولیات کیلئے درخواستیں جمع کرانی ہوں تو پی سی سسٹم حاضر ہے۔ نئے سال کی تقریبات کے موقع پر اس گھر کی نمائش جاری ہے۔ ایک ویب پیڈ کے ذریعے کسی بھی کمرے سے باقی پانچ کمروں کا ٹمپریچر اور روشنی کا نظام بھی کنٹرول ہوگا۔ ایک سکینر گھر کے ہر کمرے میں سامان کی تفصیل بھی بتا سکتا ہے۔

ایک اور مسلمان دارالامراء میں

ملکہ برطانیہ نے ایک اور مسلمان کو برطانوی دارالامراء (ہاؤس آف لارڈز) کا رکن نامزد کردیا ہے یہ مسلمان بھارتی ہیں اور ان کا نام آدم حفیظ جی پٹیل ہے۔

سرمایہ دارانہ ممالک کا ڈرامہ؟

کیوبا نے الزام عائد کیا ہے کہ ملینیم بگ کی کوئی حقیقت نہیں یہ سارا ڈرامہ سرمایہ دارانہ ممالک نے رچایا ہے۔ جس کا مقصد کمپیوٹر کی صنعت میں اربوں ڈالر کا سرمایہ کھپانا ہے۔ ابھی تک اس نے کوئی اثر نہیں دکھایا۔

بقیہ صفحہ 1

انہوں نے کھانے کے دوران ایک منٹ کے لئے معلم کو نہ چھوڑا اور معلومات حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے از خود اپنے فرانس کے ایڈریس معلم کو لکھوائے کہ ان کو قرآن کریم اور دیگر کتب مہیا کی جائیں۔ تمام بچوں کو کاغذ قلم دیئے گئے کہ وہ بھی اپنے اپنے ایڈریس لکھ دیں جو انہوں نے جلدی جلدی لکھ دیئے جو ایک فرانسیسی جاننے والا بہتر اور آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔ اس طرح آئندہ بھی ان سے رابطے کا ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے۔

(ماہنامہ خدیجہ جرمنی اکتوبر 99ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 9۔ جنوری 2000ء

12-25 a.m.	ہفتہ وار جائزہ۔
12-40 a.m	لقاء مع العرب۔ نمبر 433
1-40 a.m.	ڈاکومنٹری۔
2-00 a.m.	خطبہ عید (دوبارہ) 8۔ جنوری 2000ء
3-00 a.m.	عید ملن پروگرام۔ از پاکستان
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m.	کوئز۔ خطبات امام۔ (22 اور 29۔ مئی 98ء کے خطبات)
6-00 a.m.	خطبہ عید۔ (فرمودہ 8۔ جنوری 2000ء
7-00 a.m.	کینیڈین آفاق۔ چلڈرنز کلاس نمبر 30
8-00 a.m.	عید ملن پروگرام۔ از پاکستان۔
8-55 a.m.	اردو کلاس۔ سبق نمبر 148 (دوبارہ)
10-00 a.m.	ملاقات۔ حضور اور اطفال۔ (24۔ نومبر 99ء)
11-05 a.m.	تلاوت خبریں۔ جائزہ۔
12-00 p.m.	ہفتہ وار جائزہ۔
12-10 p.m.	کوئز۔ خطبات امام (22 اور 29 مئی 98ء کے خطبات)
1-50 p.m.	لقاء مع العرب
2-50 p.m	اردو کلاس۔ سبق نمبر 148
3-50 p.m	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m.	چینی زبان سیکھیں۔ سبق نمبر 150
6-10 p.m.	خطبہ جمعہ۔ 7۔ جنوری 2000ء (دوبارہ)
7-10 p.m.	بنگالی سروس۔
8-10 p.m.	فرنچ پروگرام۔
9-10 p.m.	ہفتہ وار جائزہ۔
9-25 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-10 p.m	چلڈرنز کلاس حضور کے ساتھ نمبر 149

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 5 جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 4 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 6۔جنوری۔ غروب آفتاب۔ 5-21
جمعہ 7۔جنوری۔ طلوع فجر۔ 5-41
جمعہ 7۔جنوری۔ طلوع آفتاب۔ 7-07

تین لاکھ ملازموں کی برطرفی؟

صوبائی وزیر خزانہ شاہد حفیظ کاردار نے کہا ہے کہ پنجاب میں تین لاکھ ملازم فاضل ہیں۔ ان کا بوجھ کم کردیں گے۔ اس کے لئے حکمت عملی تیار ہو رہی ہے۔ اخراجات کم ہو جائیں گے۔ حکومت 25 سال کی سروس کے بعد ملازم کو ریٹائر کردینے کا حق استعمال کرے گی۔ ریٹائر کئے جانے والے ملازمین کی جگہ نئی بھرتی نہیں ہوگی۔ فاضل عملے کو گھر بٹھا کر تنخواہ دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ پنجاب کے ذمہ وفاقی حکومت کا قرضہ ایک کھرب دس ارب ہوگیا ہے جس پر سالانہ پندرہ ارب روپے سود ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت کوشش کرے گی کہ 17 فیصد سے زائد شرح پر حاصل کئے جانے والے قرضوں کو واپس کردے آئندہ غیر ترقیاتی اخراجات کیلئے قرضے نہیں لئے جائیں گے۔

نواز شریف پر 786-ارب کا دعویٰ

ایک مقامی وکیل نے ایمل کانسی کی طرف سے نواز شریف اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد کے خلاف 786- ارب کا دعویٰ دائر کردیا ہے اور ان کی جائیداد قرق کرنے کی درخواست کی ہے۔ ایمل کانسی کو سابق وزیراعظم کے دور میں امریکی ایجنسیوں نے سی آئی اے کے ایک ایجنٹ کو قتل کرنے کے الزام میں پاکستان سے گرفتار کرکے امریکہ پہنچا دیا تھا۔

ایم کیو ایم کی فوج سے براہ راست محاذ آرائی

ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے جو آئی ایس آئی پر الزام لگایا ہے کہ اس نے بھارتی خفیہ ایجنسی را سے مل کر جنرل ضیاء کا طیارہ تباہ کیا تھا۔ اس کے پیش نظر مبصرین کا خیال ہے کہ الطاف حسین فوج سے براہ راست ٹکراؤ کی تیاریاں کررہے ہیں گذشتہ ایک ہفتے سے الطاف حسین فوج کے حاضر سروس اعلیٰ افسران کے خلاف الزامات عائد کررہے ہیں۔ الطاف حسین کے خط نے سیاسی اور حکومتی حلقوں میں کھلبلی مچادی ہے۔

ہائی جیکرز شمالی اتحاد کے علاقوں میں

غیر مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی طیارے کے اغوا کرنے والے ہائی جیکروں نے طالبان مخالف شمالی اتحاد کے زیر کنٹرول علاقے میں کسی خفیہ مقام پر پناہ حاصل کرلی ہے۔

پولیس سے بلی چوہے کا کھیل

100 بچوں کے مبینہ قاتل جاوید اقبال نے پولیس کے ساتھ بلی چوہے کا کھیل جاری رکھا۔ 4 ماہرین نفسیات بلالئے گئے۔ ملزم ابھی تک 100 بچوں کے قتل کا سبب بننے والا محرک بیان نہیں کرسکا۔ وہ مسلسل سابق ایس ایچ او غازی آباد کو ملزم ٹھہرا رہا ہے۔ یہ معطل تھانیدار حراست میں ہے۔ ایک موقعہ پر کہا صرف 4 بچے قتل کئے باقی ساری بات ڈرامہ قرار دی۔ سوال کیا گیا کہ باقی بچے کہاں گئے تو چپ ہوگیا۔ اس کے ساتھی ساجد نے کہا کہ اگر جاوید اقبال نے کوئی قتل نہیں کیا تو میں نے بھی کوئی قتل نہیں کیا حالانکہ وہ پہلے گیارہ قتلوں کا اعتراف کرچکا ہے۔

پاکستانیوں کو ملک بدر کرنے کا منصوبہ

بھارتی حکومت نے سرکاری اداروں کو ہدایت کی ہے کہ جو پاکستانی ویزا کی مدت گذرنے کے باوجود بھارت میں مقیم ہیں ان کو ملک سے نکال دیا جائے۔ ایسے پاکستانیوں کی تعداد 11 ہزار بیان کی گئی ہے۔

تین چیف جسٹس سپریم کورٹ میں

تین ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان کو سپریم کورٹ میں بھیج دیا جائے گا۔ بلوچستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے رضامندی ظاہر کردی انکی جگہ جسٹس میر محمد نواز مری بلوچستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہونگے۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس راشد عزیز خان کی جگہ مسٹر جسٹس اللہ نواز اور پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس قاضی محمد فاروق کی جگہ مسٹر جسٹس میاں محمد اجمل چیف جسٹس ہونگے۔

بھارت کا واویلا

بھارت نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دیا جائے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ پاکستان ہائی جیکنگ میں ملوث ہے۔ بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا کہ پاکستان کو دہشت گرد قرار دلوانے کے لئے منظم طریق سے کام کریں گے۔ امریکہ اس سلسلے میں پہل کرے گا۔ بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ طالبان کا رویہ ہمدردانہ تھا مگر انہیں ہائی جیکروں سے بھی ہمدردی تھی۔ بھارتی قومی سلامتی کے مشیر برجیس مشرا نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے حریت پسندوں کی گفتگو ریکارڈ کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان ہائی جیکنگ میں ملوث ہے۔

امیر ملک معاف کردیں

وفاقی وزیر بلدیات عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ ہم قرضے اتارنے کی سکت نہیں رکھتے۔ امیر ملک معاف کردیں انہوں نے کہا کہ 70 فیصد وسائل پر 150 ملٹی نیشنل کمپنیوں کا قبضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میونسپل کمیٹیوں میں خواتین اور اقلیتوں کو بھی نمائندگی دی جائے گی۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کو مل جل کر کام کرنا ہوگا۔

پیپلزپارٹی اپنی جدوجہد جاری رکھے گی

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلزپارٹی ملک کو خوشحال بنانے کی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے سندھ میں 1400 ڈاکٹروں کی برطرفی اور ان کو 17 ماہ سے تنخواہیں نہ ملنے پر تشویش کا اظہار کیا۔ بینظیر بھٹو نے اپنے خلاف مقدمہ قتل خارج یا داخل دفتر ہونے تک وطن واپسی کا پروگرام ترک کردیا۔

ہائی جیکروں اور بھارتی حکومت کا معاہدہ

افغانستان کے وزیر اطلاعات عبدالحی مطمئن نے اس خبر کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ ہائی جیکر پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہائی جیکروں اور بھارتی حکومت کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا تھا کہ ہائی جیکروں اور رہائی پانے والے مجاہدین کے ٹھکانوں کو خفیہ رکھا جائے گا۔

بھارت جنگ ہار گیا

بھارتی اخبار اپنی حکومت کے خلاف مسلسل لکھ رہے ہیں۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ مجاہدین کو رہا کرکے بھارت دہشت گردی کے خلاف طویل اور مہنگی جنگ ہار گیا۔ انڈین ایکسپریس نے لکھا ہے کہ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ 36 کی بجائے 3 رہا کئے گئے۔ یا حکمت عملی کے تحت پسپائی اختیار کی گئی۔ ہندوستان ٹائمز نے لکھا ہے کہ کھیلا ابتدائی مراحل میں ہوا ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے 8 دن کی گفتگو کے باوجود بھارتی حکام ہائی جیکروں کی شناخت نہ کرسکے۔ جسونت سنگھ کا انہیں پاکستانی قرار دینے کا دعویٰ قبل از وقت ہے۔

ٹیوب ویلوں کیلئے واپڈا کی سہولت

واپڈا نے ٹیوب ویلوں کے لئے نئی سہولت کا اعلان کیا ہے اس کے تحت 25 فیصد ادائیگی پر ٹیوب ویل کے لئے بجلی کا کنکشن مل جائے گا باقی 75 فیصدی رقم دو برس کے دوران اقساط میں ادا کی جائے گی۔

هوالشافی نیا سال و عید مبارک هوالکافی
FB پیش کرتے ہیں۔ خوبصورت پیکنگ اعلیٰ نتائج
بچوں اور بڑوں کا پیشاب خطا ہونا
40/- ENUROSIS TABS
پرانے سے پرانے ٹانسلز کا علاج
40/- ANTI TONSIL TABS
لیکوریا اور کمر درد کیلئے
60/- ANTI LEUCO TABS
وزن میں کمی کا بے ضرر نسخہ
60/- PHYTO BERRY TABS
کندھوں۔ پٹھوں کی تھکاوٹ۔ سستی
40/- MUSCLE TONIC TABS
السر۔ درد ختم۔ لکڑ ہضم۔ پتھر ہضم
40/- STOMACH ULCER TABS
پاکستان بھر میں سٹاکسٹ درکار ہیں
FB ہومیو پیتھک ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212352
(جرمن سیل بند ادویات 50 اور 117 ادویات کے بکس بھی دستیاب ہیں)

احباب جماعت کو عید مبارک قبول ہو
117 ادویات کے بکس یا 800 سو روپے کی ادویات کی خریداری پر علاج بالمثل ہومیو پیتھی اور ہومیو پیتھک نسخہ جات کی کاپی بالکل مفت
(یہ سہولت 15 - فروری تک ہے)
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

نہایت اعلیٰ ورائٹی میں نئی صدی اور نئے سال کے تقاضوں کے مطابق نئے ڈیزائنوں میں وول، آرگنزہ، سٹیپل لینن کے سوٹ اور کوٹ برقعے اور شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں استعمال کیلئے بڑے اور چھوٹے سائزوں میں لیڈیز سوٹ اور اعلیٰ کوالٹی کے برقعے اور کوٹ دستیاب ہیں۔ نیز مردانہ کوٹ پتلون تھری پیس اور ٹو پیس سوٹ۔ واسکٹ اور دولہا کے سپیشل سوٹ اور لیڈیز کوٹ کی سلائی بھی کی جاتی ہے۔ اور مردانہ سوٹنگ کیلئے اعلیٰ کپڑا بھی دستیاب ہے۔
ایم اشرف ریڈی میڈ گارمنٹس اینڈ برقعہ ہائوس
گولبازار ربوہ پاکستان
فون دوکان 211365 رہائش 211368

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61